Kuala Lumpur Forum

استنبول کا اعلان

کوالالمپور فورم کا ایک کامیاب جمہوری نظام میں تبدیل ہونے کا خواب

درود و سلام ہو آخری نبی جناب محمد رسول اللہ ﷺ پر اور آپ کے اہل اور تمام صحابہ پر۔

کوالالمپور فورم برائے نظریہ و تہذیب کے ذریعہ جاری کردہ استنبول کا یہ اعلان، 13 تا 15 /اپریل 2018 کو استنبول میں منعقدہ فورم کی چوتھی کانفرنس کے نتائج میں سے ایک ہے۔ جس کا مرکزی موضوع ہے ”جمہوری تبدیلی: بنیاد اور میکانزم“۔ کانفرنس میں مختلف مسلم ممالک کے دانشوران و مفکرین نے شرکت کی اور اس میں کئی اہم مقالات و مطالعات پیش کیے گئے، جس کے بعد اہم ترین مذاکرات و مباحثات منعقد کیے گئے جس نے ان مقالات کے معیار کو دوبالا کر دیا۔ یہ اعلان ان تمام باتوں کا خلاصہ ہے جن پر شرکاء اور فورم کے ممبران کا اتفاق عمل میں آیا۔ ساتھ ہی یہ اعلان جمہوری نظام میں تبدیلی کے عمل میں فورم کے خواب کو بھی بیان کرتا ہے۔

مذکورہ اعلان حسبِ ذیل ہے:

کوالالمپور فورم کے ممبران درج ذیل باتوں پر یقین رکھتے ہیں:

* اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس کے مذہب، جنس اور رنگ سے قطع نظر منتخب کیا ہے اور اسے عزّت بخشی ہے۔ اللہ فرماتا ہے: ”یقینا ہم نے آدم کی اولاد کو بڑی عزت دی اور انہیں خشکی اور تری کی سواریاں دیں اور انہیں پاکیزہ چیزوں کی روزیاں دیں اور اپنی بہت سی مخلوق پر انہیں فضیلت عطا فرمائی۔“ لہٰذا ہر انسان اپنے انسان ہونے کی بنا پر قابل احترام ہے۔

* خدا کی جانب سے انسان کو بخشی گئی عزت کا ایک اظہار آزادی ہے: عقیدے کی آزادی، سوچنے کی آزادی، مذہب کی آزادی اور سیاسی اختیار کی آزادی، اس معاملے میں اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کا اصول یہ ہیکہ: ”دین میں کوئی زبردستی نہیں ہے؛ ہدایت گمراہی سے روشن ہو چکی ہے، اس لیے جو شخص اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے معبودوں کا انکار کرکے اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اس نے مضبوط کڑے کو تھام لیا، جو کبھی نہ ٹوٹے گا اور اللہ تعالیٰ سننے والا، جاننے والا ہے۔“

* اسلام کے سیاسی نظام کے عام اصولوں میں ایک بے حد اہم آزادی: اپنا حاکم منتخب کرنے کی آزادی ہے اور ساتھ ہی اس کی کارکردگی پر نگاہ رکھنے، اس سے جواب طلب کرنے اور اسے نااہل پانے پر اسے برطرف کرنے کا حق بھی اس میں شامل ہے۔

* اقتدار کا تعلق قوم سے ہے۔ اسلامی دورِ حکومت میں حاکم منتخب کرنے کی مختلف شکلوں میں اس کی نظیر دیکھی جا سکتی ہے، جس میں ہمیشہ قوم کو ہی حوالہ بنایا گیا ہے۔

* فورم کے ممبران اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ سیاست کا حاکمانہ فلسفہ ایسے جمہوری نظام کو ہونا چاہئے جس میں شہریوں کو اکثریت کی بنیاد پر اپنا حاکم منتخب کرنے کا حق حاصل ہو، اور یہ بات اسلامی نظریے کے شورائی نظام کی اہمیت کو بیان کرتی ہے۔

* فورم یہ مانتا ہے کہ شہری سماج کو ایسی تربیت کی ضرورت ہے جو سماج کے آپسی اور سماج اور حکومت کے درمیان قانونی تعلق پر قائم ہو۔ لہٰذا قانون کی حکمرانی والی ریاست کی دعوت کا تقاضا یہ ہے کہ شہری سماج کے تمام اجزاء اپنی حکومتی مجالس کو منتخب کرنے میں اور شہری سرگرمی کی تمام شکلوں میں قانون کا احترام کریں۔ساتھ ہی منصفانہ جمہوری و شفاف انتخابات اور جمہوری طریقے سے فیصلہ لینے کے اصول کا احترام کریں۔ اس کے علاوہ تنظیموں اور انجمنوں کے بیچ اقتدار کی تبدیلی اور گردش کے اصول کا احترام کریں اور حکومتی اداروں میں عہدیداروں کی قانونی مدت اور مالیاتی شفافیت کے اصول کا احترام کریں۔

* فورم پُرامن سیاست کی بیداری کے فروغ کو پسند کرتا ہے اور تشدد کو ترک کرتا ہے اور اقتدار کے مقابلے میں تشدد کے استعمال کو جرم قرار دیتا ہے اور سماج کو تشدد میں گھسیٹنے یا انہیں دہشت گردی کے جال میں پھنسانے کی تمام کوششوں کو روکتا ہے، جس کے سبب لوگ اپنی آزادنہ خواہشات کھو دیتے ہیں اور ظلم کا شکار ہوتے ہیں۔

* ساتھ ہی فورم فوجی طاقتوں کو سیاست سے دور رکھنے کی اہمیت کو سمجھتا ہے اور ملک کے تحفظ اور لوگوں کو خودمختاری اور خود ارادیت کا حق دینے میں فوج کے کردار طے کرنے کو اہم سمجھتا ہے۔

* فورم دنیا کے جمہوری تجربات کا مطالعہ کرکے اس سے فائدہ اٹھانے کی جانب توجہ مبذول کراتا ہے، تاکہ ایک کامیاب جمہوری تبدیلی کے مناسب حالات پیدا کیے جا سکیں۔ افریقہ، مرکزی امریکہ اور جنوب مشرقی ایشیائی ممالک کے تجربات کے ساتھ بالخصوص ترکی، تیونس اور ملیشیا کے تجربات کا مطالعہ کیا جائے۔

* فورم یہ سمجھتا ہے کہ عرب بہار کا تجربہ عربی عوام کی آزادی کی خواہش کی بہترین مثال ہے، کیونکہ یہ تجربہ بہترین بنیادوں، اقتدار کے مناسب توازن اور صحیح میکانزم پر قائم جمہوری تبدیلی کی ضرورت کو ظاہر کرتا ہے۔ ظالم حکمرانی کے مقابلے کا واحد راستہ جمہوریت ہے، جس کو اقتدار کی لالچی حکومتوں نے مسترد کیے رکھا، جس کی قیمت قوم اور عوام کے مفادات سے چکانی پڑی۔ ساتھ ہی ملک کی ممتاز شخصیات کی دلچسپی بھی نظر نہیں آتی جو کسی نہ کسی طریقے سے جمہوری نظام سے دور رکھتے رہے۔

* فورم کے ممبران ممتاز شخصیات کی سالوں طویل بحث کے بعد اقتدارکے پرامن اور جمہوری طریقے سے عوامی بیداری اور ایک بہترین معاشرتی ثقافت میں تبدیلی کے لیے کام کرنے دعوت دیتے ہیں۔

* فورم تمام سیاسی طاقتوں کو گذشتہ تمام تنازعات کو ختم کرنے اور انصاف کو حاصل کرنے کے لیے کام کرنے کی سفارش کرتا ہے، تاکہ متاثرین کو ہوئے نقصان کی بھرپائی کی جا سکے جنہیں ظالم حکمرانوں کے ذریعہ سیاسی استحصال اور بے دخلی کا شکار بنایا گیا۔

* کانفرنس ایک جامع قومی، علاقائی اور بین الاقوامی مفاہمت کے پروگرام کو مکمل کرنے کی ضرورت پر زور دیتی ہے، تاکہ ممالک کے سیاسی حریفوں کے درمیان ان کے تمام دانشورانہ جہات میں ایک تاریخی مفاہمت تک پہنچا جا سکے اور ایک ایسے اتفاق رائے بنائی جا سکے جو جمہوری تبدیلی کی راہ ہموار کرے اور ممالک کے اندرونی حالات کو بہتر بنانے، بیرونی سطح پر تہذیبی شراکت کی تکمیل اور ممالک کو اجنبیت اور محکومیت سے آزادی دلانے کا یہ واحد راستہ بن جائے۔

* کانفرنس شہری سماج کی حمایت اور ایسی تنظیموں اور انجمنوں کی تقویت کی اہمیت پر زور دیتی ہے جو عوام کی حمایت اور بازآبادکاری کا کام کرتی ہیں، جمہوری اقدار کا دفاع کرتی ہیں اور ایک محفوظ جمہوری تبدیلی میں اپنا تعاون پیش کرتی ہیں۔

* کانفرنس عوامی امور میں نوجوانوں اور خواتین کی شمولیت اور انہیں مختلف ممالک میں جمہوری تبدیلی میں سرگرمی کے ساتھ حصہ لینے کے لائق بنانے کی اہمیت پر زور دیتی ہے۔

* فورم ممکنہ حد تک ترقی، اقتصادی پہلو، سیاسی اصلاح اور سیاسی مقابلے میں نرمی پیدا کرنے کو ترجیح دینے پر زور دیتی ہے۔ ساتھ ہی اس بات پر بھی زور دیتی ہے کہ عوام کے سوالوں کا جواب دیا جائے، ان کے مطالبات کو پورا کیا جائے اور جمہوری تبدیلی کے دوران ان کی خدمت کی جائے اور سیاسی استحکام کے لیے اقتصادی ترقی پر زور دیا جائے۔

* فورم تعلیمی اداروں میں سائنسی مباحثے کی اہمیت پر زور دیتا ہے، تاکہ ایک ایسا سیاسی نظریہ قائم کیا جا سکے جو آمرانہ وراثت سے ماوراء ہو اور جو قدیم نظریات کی اصلاح کرتا ہو، جو اپنے زمانے کے سوالات کا جواب دیتا ہو اور جوانسانی آزادی اور وقار کے ساتھ انصاف اور بہتر حکومت کی حمایت کرنے والے اسلامی اقدار کا جائزہ لیتا ہو۔

* فورم کے منتظمین یہ مانتے ہیں کہ ایک کامیاب جمہوری تبدیلی بنا خون خرابے اور حکومت میں بغیر کسی فوجی مداخلت کے مختلف سیاسی جماعتوں کے درمیان اقتدار پرامن گردش اور تبدیلی کی راہ ہموار کرتی ہے۔جس کے نتیجے میں کثرتیت، شفافیت، سالمیت اور دوسروں کو قبول کرنے کی سوچ پیدا ہوتی ہے۔

لہٰذا فورم درج ذیل باتوں کی دعوت دیتا ہے:

اول: سرکاری سیاسی ادارے:

- حکومتی نظام کا جائزہ لینا، آمرانہ حکمرانی کو ترک کرنا اور جمہوری انتخابی حکمرانی میں تبدیل ہونا۔

- اقتدار کی پرامن و جمہوری تبدیلی اور اکثریت کی رائے کے احترام کا نظریہ اپنانا۔

- عوام اور سماجی، ثقافتی و سیاسی شخصیات اور شہری سماجی اداروں کے اندر خوداعتمادی کو فروغ دینا اور اقوام کے درمیان اعتبار کی تعمیر کرنا۔

- پرامن و جمہوری تبدیلی کے موضوع پر بحث میں سماجی، سیاسی اور دانشور طبقے کی شرکت۔

- اسکولوں اور یونیورسٹیوں کے نصاب میں جمہوری خیال اور جمہوری ثقافت کا تعارف پیش کرنا۔

دوم: دانشوران و مبلغین:

- جمہوریت کے متعلق تنازع کو ختم کرنا اور ایک ایسے نظام حکومت کو اپنانا جو شوریٰ کے مناسب ہو۔

- حکومتوں کو ناانصافی، تاناشاہی، عوام پر ظلم اور عرب بہار کی مخالفت سے باز رہنے کی دعوت دینا۔

- جمہوریت، اقتدار کی پرامن و جمہوری تبدیلی، اقتدار کے غلط استعمال کے مقابلے عوام کی جیت پر زور دیتے ہوئے دانشوران کی گفتگو کا جائزہ لینا۔

- جمہوری عمل، پرامن و جمہوری تبدیلی اور اس کے بہتر قیام کے متعلق سیاسی مطالعہ۔

سوم: دانشوران و سیاسی شخصیات، پارٹیاں اور شہری سماجی تنظیمیں:

- شہری سماج کو بحال کرنا، تاکہ وہ جمہوری تبدیلی کے عمل میں اپنا کردار ادا کر سکے، کیونکہ کسی ایک تنظیم کے لیے یہ کام ممکن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اسے ایک مؤثر اور مفید شہری سماج کی حمایت نہ حاصل ہو۔ ساتھ ہی یہ ممتاز شخصیات کے ساتھ تعلق پیدا کرنے اور ان کے اور سماج میں سرگرم سیاسی شخصیات کے درمیان موجود خلا کو پاٹنے کی ضرورت پر زور دیتا ہے۔

- فورم سیاسی جماعتوں اور تحریکات کو اپنے اندرونی معاملات اور عوامی معاملات میں شرکت کے وقت سیاست کے اصولوں کا احترام کرنے کی ہدایت دیتا ہے۔ ساتھ ہی یہ سیاسی اداروں کے اندرونی ڈھانچے میں جمہوریت کی عکاسی، قیادت میں عہدوں کے تبادلے اور فیصلہ لینے میں اجارہ داری کے خاتمے پر زور دیتا ہے، تاکہ سیاسی اداروں میں شامل تمام لوگوں کی شمولیت کو یقینی بنایا جا سکے۔

- سیاسی جماعتوں کے ڈھانچے اور کلچر میں جمہوری تبدیلی کی ثقافت کا فروغ۔

- جمہوری حکومت کی بحالی، عرب بہار کے نتائج کی طرف لوٹنے اور ناانصافی اور ظلم کے مقابلے میں مضبوطی سے کھڑے رہنے کے لیے حکام کے ساتھ تعاون کو یقینی بنانا۔

- عرب بہار کے خلاف جاری بغاوت کو سمجھنا۔ کوئی بھی واقعہ حتمی اور آخری نہیں ہوتا۔ لہٰذا ملکی حقیقت کو دیکھتے ہوئے اور ہماری سمجھ اور تاریخی و دنیاوی حالات کو مدّنظر رکھتے ہوئے اسے بدلا جانا چاہئے۔

چہارم: اسلامی تحریکات:

- اسلامی تحریکات کے سیاسی، عقلی اور تنظیمی منصوبے کے تمام پہلؤوں اور جہات کا مکمل جائزہ۔

- جمہوریت کو شوریٰ کی ایک نظیر سمجھتے ہوئے اسے ایک طرزِ حکومت کے طور پر اختیار کرنے کا اعلان۔ دوسروں کو قبول کرنے کا اعلان۔ جمہوری طرز حکمرانی اور اقتدار کی پرامن تبدیلی کا عزم۔ اقتدار کے حصول کے لیے جمہوریت، جمہوری تبدیلی اور امن و سلامتی کا گلا نہ گھونٹنے کی تاکید۔

- اسلامی تحریکات کی قیادت میں جمہوریت کو اپنانا اور تحریکات کے بنیادی نظام میں لیڈرشپ کورس کی تعداد کو یقینی بنانے کے لیے کام کرنا۔

- اسلامی تحریکات کے متعلق حکومت کے تجربات کا اندازہ لگانا، جس میں جمہوریت اور اقتدار کی جمہوری تبدیلی، منفی باتوں اور شکوک و شبہات کو ختم کرنے اور مستقبل میں ان سے بچنے کے تئیں عزم شامل ہے۔

- غیروں بالخصوص غیرمسلمین کے ساتھ رہنے میں اسلامی تحریکات کی حالت کا جائزہ لینااور اس پر قائم سوچ کو اپنانا، کیونکہ یہ اقتدار کی جمہوری تبدیلی کو اپنانے کے لیے اہم ترین چیز ہے۔

پنجم: عربی و اسلامی عوام:

- جمہوریت، جمہوری حکومت اور جمہوری تبدیلی کو عوام کے اختیار کے طور پر ہرقیمت پر برقرار رکھنا، چاہے اس کی کوئی بھی قیمت چکانی پڑے اور اس جہت میں تختہ پلٹ کی کوشش کے جواب میں ترکی عوام کی مثال کو اپنانا۔

- اس بات کو یقینی بنانا کہ عوام کے الفاظ ہی آخری الفاظ ہوں گے اور جمہوری خواب کو ترک کرنے کی کوششوں میں وہ نہیں بہکیں گے۔ وہ اپنے حقوق کو برقرار رکھیں گے اور عرب بہار کے نتائج کے حصول سے نہیں بھٹکیں گے۔

- عقلی آزادی اور سیاسی آزادی دینا۔ اپنا حاکم چننے، اس کے کام پر نظر رکھنے اور اس سے جواب طلب کرنے کے حق پر زور دینا۔

- ہر ملک اور سماج کے حالات کے ساتھ ساتھ ترکی اور ملیشیا کے تجربات سے فائدہ اٹھانا، تاکہ شہری سماج کے کردار کو مضبوطی مل سکے اور جمہوری انتخابی عمل اور اختیار کی آزادی کو یقینی بنایا جا سکے، جیسا کہ ترکی اور ملیشیا کے حالیہ انتخابات میں دیکھنے کو ملا۔